

- ✱ نفاذ شریعت اور حکومت کی منافقانہ پالیسی
- ✱ شریعت بل، وزیر مذہبی امور اور نشیاتی ادارے
- ✱ مولانا سمیع الحق کی اہم تحریک استحقاق اور حکمرانوں کا مذہب رومیہ
- ✱ نوکروں و مسلمانوں کے جذبات سے بے تحاشہ
- ✱ علماء حق کا اظہار حق و اتمام حجت

ایوان بالا (سینٹ) میں اظہار حق و اتمام حجت

ایوان بالا (سینٹ) میں معرکہ حق و باطل اور علماء حق کے اظہار حق و اتمام حجت کی مندرجہ ذیل رپورٹیں سینٹ سیکرٹریٹ کے دیکارڈ میں حاصل کی گئی ہیں۔ پہلا مباحثہ ۱۱ اکتوبر ۸۷ء ۶ بجکر چالیس منٹ پر ہوا۔ اور دوسرا ۱۳ اکتوبر ۸ بجکر تیس منٹ پر ہوا!

مولانا سمیع الحق | میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مورخہ ۲ اکتوبر کو وزیراعظم کی مداخلت پر شریعت بل کے بارے میں حکومت کی جانب سے بذریعہ ٹیلیگرام اور دیگر ذرائع مذاکرات کی دعوت متحدہ شریعت محاذ کے رہنماؤں محرمین اور بعض معزز جج صاحبان اور رکن اسلامی نظریاتی کونسل کو دی گئی۔ مگر اسی رات ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر خبرنامے میں جس انداز سے یہ خبر نشر کی گئی اس میں نہ صرف یہ تاثر دیا گیا کہ علماء نے از خود جناب وزیر مذہبی امور سے ملاقات کی بلکہ یہ کہا گیا کہ ملاقات میں موجود علماء نے حکومت کی طرف سے کئے گئے اسلامی اقدامات کی تعریف کی۔ ان اسلامی اقدامات اور ان کے اسلامی اقدامات کو سراہا نیز جس مقصد یعنی شریعت بل کے لئے یہ مذاکرات منعقد ہوئے تھے خبرنامے میں اس کا ذکر نہیں تھا۔ اس خبر سے عوام میں غلط تاثر پھیلنے کی وجہ سے استحقاق مجروح ہوا ہے براہ کرم اسے زیر بحث لایا جائے۔ جناب والا! اس خبر کو بالکل قطعاً حقائق کے منافی نشر کیا گیا ہے۔ صورت حال یہ تھی کہ جناب وزیراعظم کے مشورے سے ہم نے یہ طے کیا کہ سینٹ سے باہر ہم کسی اچھے نتیجے پر پہنچ جائیں۔ اور افہام و تفہیم سے کوئی راستہ نکل آئے۔ چنانچہ شریعت بل کے دو جج صاحبان اور نظریاتی کونسل کے ارکان اور قومی اسمبلی اور سینٹ کے ارکان جناب وفاقی مذہبی امور کے ساتھ مذاکرات کے لئے ان کی دعوت پر آئے اور مسئلہ شریعت بل ہی کا تھا۔ وہاں کسی نے یہ نہیں کہا کہ ان بڑے بڑے جید علماء نے جن کے نام بھی خبرنامے نے دئے۔ اس نے حکومت کے اسلامی اقدامات کی تعریف کی۔ گویا یہ چند درباری ملا ہیں اور آنریریل جناب شیخ الاسلام حاجی سیف اللہ صاحب (استہزاء) کی قدم بوسی کے لئے حاضر ہوئے تھے اور ان کو

مبارک بادوی کہ آپ نے بالکل اسلام کا جھنڈا سر ہنک کر دیا۔ یہ صورت قطعاً نہیں تھی نہ شریعت بل کے بارے میں کوئی ذکر ہوا خبر نامے میں، نہ مذاکرات کے بارے میں کہ یہ مذاکرات تھے اور دونوں طرف سے افہام و تفہیم کی کوشش کے سلسلے میں بلا گئے تھے۔ تو اس بارے میں عوام میں لازماً ایک خطرناک اور غلط تاثر پھیل گیا۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ٹیلی ویژن کا بھی نقصان نہیں ہے کہ جناب حاجی سیبعلہ صاحب نے جو پریس ریلیز لکھا اور ان کو فراہم کیا۔ انہوں نے اس کو نشر کیا۔ اس طرح پورے ان ارکان کی جو اس اجلاس اور مذاکرات کی مجلس میں شریک تھے ان سب کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

مولانا سمیع الحق | جناب چیئرمین صاحب۔ ہمارے آنریبل منسٹر صاحب میرے لئے کئی وجوہ کے لحاظ سے نہایت واجب الاحترام بزرگ ہیں۔ میں اتنی گذارش کروں گا کہ انہوں نے جو خبر کا متن پڑھ کر سنایا ہے اس سے میری تینوں باتوں کی تصدیق ہو گئی ہے۔ میں نے یہ گذارش کی تھی کہ یہ مذاکرات تھے کوئی ملاقات نہ تھی کہ وزیر صاحب کی خدمت میں علماء آئے تھے اور یہ شریعت بل کے بارے میں تھے اور اس میں حکومت کے کسی اسلامی اقدام جو بن عم خود ان کا خیال ہے جب کوئی اقدام شریعت کے لئے ہے ہی نہیں تو ہم تعریف کیا کرتے۔ یہ تو تینوں باتیں انہوں نے خیر پڑھ کر سنائی۔ اس میں ثابت ہو گیا کہ اس میں الفاظ قاضی صاحب نے سنا دئے کہ انہوں نے اس حکومت کے اسلامی اقدامات کی تعریف کی اور ملاقات کی۔ اگر قاضی صاحب مجھے بتا دیں کہ اس میں مذاکرات کا ذکر ہے یا شریعت بل کا ذکر ہے تو میں کہہ سکوں گا کہ حقائق کو مسخ نہیں کیا گیا۔ ایک تیسری بات اب مجھے قاضی صاحب کے بیان سے واضح ہوئی کہ اب تو یقیناً میرا استحقاق مجروح کیا گیا ہے۔ وہ یہ کہ قاضی صاحب نے فرمایا کہ اس میں مولانا سمیع الحق کا تذکرہ ہی نہیں ہے، میں نے اس نکتے پر تو غور ہی نہیں کیا تھا کہ مجھے تو بیچ ہی سے حذف کر دیا گیا ہے۔ اب وہ خود سوتل رہے ہیں کہ میرا نام کیوں نہیں آیا۔ میں تو آخر تک میٹنگ میں تھا۔ اور حاجی سیبعلہ صاحب کو میری اس دن کی بات چیت اللہ تعالیٰ قیامت تک یاد رہے گی۔ اب قاضی صاحب سے انکشاف ہوا کہ خبر میں میرا نام ہی گول کر دیا گیا۔ کیا اب بھی استحقاق مجروح نہیں ہوا؟

مولانا سمیع الحق | لیکن اب یہ بات معلوم ہوئی کہ میرا نام ہی اس میں نہیں آیا۔

جناب قاضی محمد المجید عابد | اگر ان کی یہی منشا ہے تو آج پھر ان کے نام کا بھی ذکر کر دیں گے؟

جناب قائم مقام چیئرمین | کیا آپ اس کو پریس کرتے ہیں۔

مولانا سمیع الحق | بالکل پریس کرتا ہوں۔

مولانا سمیع الحق | جناب چیئرمین۔ اس کی صورت حال یہ تھی کہ جس وقت آپ نے کمیٹی کو ریفر کر دیا اور ایوان

نے اکثریت سے تجویز منظور کر لی۔ اس کے بعد ہم نے اپنے جذبات ظاہر کئے اپنے دلائل سنائے اور ہم نے اعلان کیا کہ ہم کمیٹیوں سے مستغنی ہیں۔ حضرت قاضی صاحب نے ایک لمبی چوڑی تحریر پڑھ کر سنائی تھی اپنے دلائل کے ساتھ تو

آپ نے ایک جملہ کہا کہ اس ساری بات چیت کا کارروائی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

مولانا سمیع الحق | پوائنٹ آف آرڈر۔ ایک گزارش بہت ضروری ہے۔ آپ نے اب بھی فرمایا تھا کہ کسی تحریک استحقاق کو ذرا تاخیر سے دیر سے داخل کرنے سے بھی وہ مسترد کر دیا جاتا ہے۔ تو آج ہم دونوں کا قاضی صاحب اور میرا ایک نہایت ہی اہم ترین تحریک استحقاق ہے۔ روزانہ اس کو کئی کئی دن کے لئے ٹال دیتے ہیں ہم نے بارہ بجے وہ تحریک استحقاق داخل کیا ہے۔ اس کو رولز کے مطابق سامنے لائیں میرا اور قاضی صاحب کا تحریک استحقاق سامنے لائیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین | مولانا صاحب ویسے میں

مولانا سمیع الحق | وہ کہاں گیا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین | آپ میری گزارش سنیں۔ میں نے لارمنسٹر صاحب سے ریکوریسٹ کی تھی اور میں نے آپ سے بھی یہ کہا ہے کہ حکومت واقعات سے باخبر ہو جائے تو وہ سامنے آجائے گی۔ اگر رولز کی بات

مولانا سمیع الحق | اس کے بارے میں نہیں ہے وہ تو میں نے کراچی کا مسئلہ اٹھایا تھا۔ ایک اور تحریک استحقاق ہے جو شریعت بل کے متعلق ہے۔ میں نے آج داخل کی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین | تحریک استحقاق ایک دن میں ایک ہی آ سکتی ہے

مولانا سمیع الحق | میری تحریک استحقاق تو نہیں آئی۔ وہ تو پچھلے دن کی آپ نے ملتوی کر دی تھی۔ انریبل منسٹر صاحب

نہیں تھے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین | چلو میں فائل منگوا کر دیکھ لیتا ہوں۔

مولانا سمیع الحق | ہاں حضرت دیکھ لیں۔ اس پر ہم سب کا دار و مدار ہے۔

مولانا سمیع الحق | حضرت آج ہم نے جمع کرائی ہے۔

مولانا سمیع الحق | جناب چیئرمین صاحب آپ وہ ذرا تحریک استحقاق منگوا لیجئے پھر اس کے بعد یہ بات چلے گی

وہ تو سینٹ میں کئی گھنٹے پہلے داخل کیا گیا ہے اور جب وزیر قانون صاحب کی مرضی نہ ہو تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ آج اس کو موخر کر دیں۔ ایسا تو کوئی رول ہی نہیں ہے۔ تحریک استحقاق کو موخر نہیں کیا جاسکتا۔

مولانا کوثر نیازی | پوائنٹ آف آرڈر

مولانا کوثر نیازی | میرا پوائنٹ آف آرڈر اسی سے متعلق ہے بہت سہیل سہیل میں آپ کی وساطت سے مولانا

سمیع الحق سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے تحریک استحقاق بارہ بجے کیوں دی؟

(قہقہے)

مولانا سمیع الحق | اس کے بغیر یہ لوگ بات نہیں سمجھتے۔ اگر سوا بارہ ہوتی یا ساڑھے بارہ ہوتی تو پھر ان کی سمجھ میں آتی

جناب ڈپٹی چیئرمین | میں فائل منگواتا ہوں اسے دیکھتے ہیں کہ کیا بات ہے اگر چیئرمین صاحب نے کیا ہے تو میرے سامنے وہ نہیں ہے۔ ایڈجرنٹ موشن لے لیتے ہیں۔

مولانا سمیع الحق | اس وقت سیکرٹریٹ کے منتظم بھاگ دوڑ کرتے ہیں اور تلاش کرتے ہیں۔ کسی کو آگے کرتے ہیں کسی کو پیچھے کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین | مولانا سمیع الحق اگر اس بات پر ہی آپ آتے ہیں جس تحریک استحقاق کا آپ ذکر کر رہے ہیں آپ کی ۲۲ نمبر مافوس میں زیر بحث آچکی ہے۔ ۲۵ نمبر بھی آپ ہی کے نام پر ہے تو آپ کی پریویلیج موشن ایک ہی آسکتی ہے۔ حضرت میری پریویلیج موشن آج نہیں آئی یہ پرسوں جناب منسٹر صاحب موجود نہیں تھے یہ جمعرات کے دن کی تھی ہم نے اس دن پیش کر دی تھی آج تو ہم نے پیش نہیں کی اور وزیر صاحب نے آج جواب دینا تھا۔

مولانا سمیع الحق | ہم نے آج پیش نہیں کی ہم نے تو ۱۷ تاریخ کو پیش کی تھی۔
مولانا سمیع الحق | جناب، آپ اس کو لے لیں۔ وہ تو شریعت بل پر، پرائیویٹ ممبروں کے متعلق ہے۔
مولانا سمیع الحق | ملک صاحب تحریک استحقاق میرے پاس ہے میں اسے پڑھ کر سناؤں گا۔
قاضی عبداللطیف | پوائنٹ آف آرڈر تو کیا کل کے لئے یہ یقین دہانی ہے کہ یہ تحریک آجائے گی۔

مولانا سمیع الحق | کل تو اجلاس نہیں ہے۔
جناب ڈپٹی چیئرمین | جی کل تو اجلاس نہیں ہے مگر جو بھی پوزیشن ہوگی وہ رولز کے مطابق ہی ہوگی۔
مولانا سمیع الحق | اگر آپ کی نظر سے یہ تحریک گزر گئی ہے تو آپ کیا اسے چیمبر میں کریں گے۔
جناب ڈپٹی چیئرمین | نہیں، میری نظر سے نہیں گزری۔
مولانا سمیع الحق | اگر آپ نہیں کریں گے تو بڑے صاحب کریں گے۔

۱۳ اکتوبر ۸ بج کر تیس منٹ سابقہ بحث
تقریر کا تتمہ

قاضی عبداللطیف | بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب والا سینٹ میں قانون سازی کی قواعد کے مطابق سٹینڈنگ کمیٹی سے بل کی واپسی کے بعد اگر اس کو کسی منتخب کمیٹی یا کسی خصوصی کمیٹی کے سپرد کرنے کی ضرورت محسوس ہو تو اس کمیٹی کی تحریک بل کے محرک پیش کریں گے۔ پرائیویٹ شریعت بل کو خصوصی کمیٹی کے سپرد کرتے وقت بل کے محرکین کی حیثیت سے یہاں ہمارے استحقاق کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔ لہذا سینٹ میں اس پر غور کیا جائے۔

جناب ڈیڑھی چیر میں | مولانا سمیع الحق صاحب آپ بھی جو فرمانا چاہیں۔

مولانا سمیع الحق | میں اس کی تائید کرتا ہوں میں اس پر بعد میں کچھ عرض کروں گا۔

مولانا سمیع الحق | جناب چیر میں صاحب، اس دن بھی ہم نے اپنی گزارشات آپ کی خدمت میں پیش کی تھیں کہ کمیٹی کو بھیجنے کا مرحلہ گزر چکا ہے۔ اور تمام تقاضے اس بل کے بارے میں جو قواعد و ضوابط سے ہمیں مل سکتے تھے وہ پورے ہو چکے ہیں۔ اب اس مرحلے پر ایک تو کمیٹی کے سپرد کرنا نیک نیتی کی علامت نہیں ہے کیونکہ بل کا پورا نتیجہ بہ تحلیل سلسلے ارکان کر چکے ہیں۔ سوائے اس کے کہ اس کو سر دھانے میں ڈالنے کی ایک کوشش ہے اور جس سے صاف ہمارا ہی نہیں بلکہ پوری پارلیمنٹ کا استحقاق مجروح ہوتا ہے اور مسئلہ بھی ایسا اہم ہے کہ پورے نو کروڑ مسلمانوں کا اس سے تعلق ہے۔ پوری قوم کا استحقاق اس سے مجروح ہو رہا ہے جیسا کہ قاضی صاحب نے فرمایا۔ تو اس وقت قواعد کی کتاب تو میرے سامنے نہیں لیکن ۱۷۴ دفعہ میں اس کی تصریح ہے۔ ۱۷۴ میں تو مجمل چھوڑا گیا ہے کہ وہ کمیٹی کے سپرد کر سکتی ہے لیکن ۱۷۴ میں کہا گیا ہے کہ اس پر وہی قواعد اور قوانین لاگو ہوں گے جو قائمہ کمیٹی اور منتخبہ کمیٹی کے لئے رکھے گئے ہیں۔ تو منتخبہ کمیٹی میں صاف تصریح ہے کہ وہ رکن انچارج ہی ایسی کوئی تجویز پیش کر سکتا ہے۔ ہم نے اس دن بھی آپ سے ادب سے گزارش کی تھی کہ آپ اس نکتے کی وضاحت بھی اپنی روٹنگ میں فرمائیں۔ لیکن آپ نے اس کی طرف توجہ نہیں کیا تو بظاہر یہی ہے کہ ہماری ایک بڑی حق تلفی ہوئی ہے۔ جو قواعد و ضوابط سے ہمیں ایک حق مل رہا تھا اس کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔ ۱۷۴ میں اگر آپ دیکھیں تو انہی قواعد کی طرف نشاندہی کی گئی ہے جس کے ماتحت رکن انچارج ہی یہ کام، یہ تجویز پیش کر سکتا ہے۔

مولانا سمیع الحق | میں جناب وسیم سجاد صاحب سے گزارش کروں گا کہ ۱۷۴ جو ہے وہ اردو میں ایوان کو سنا

دیں۔ ۱۷۴ کی پوری عبارت اردو میں سنا دیں پھر فیصلہ ایوان پر چھوڑتے ہیں۔

جناب وسیم سجاد | جناب میں نے اپنا نکتہ نظر بیان کر دیا ہے۔ یہ اگر انگریزی میں سنا دیں تو میں اردو میں سنا دوں گا۔

حاجی محمد سعید اللہ خان | کہ اس میں کسی قسم کے طریقے میں نقص واقع ہو گیا ہے وہ فرمائیں۔ تو آئین اقبال صاحب کے پاس ہے۔ میں پڑھ کر بھی سنا دوں تاکہ ریکارڈ پر آجائے۔

مولانا سمیع الحق | ۱۷۴ اپڑھ کر سنائیں۔

حاجی محمد سعید اللہ خان | وہ بھی پڑھ کر سنا دیا ہے میں نے تو اس کا مکمل مطلب ۱۷۴ کا سمجھا دیا ہے۔

مولانا سمیع الحق | مطلب سمجھا یا نہیں پڑھ کر سنایا ہے۔

حاجی محمد سعید اللہ خان | وہ بھی سمجھا دیتا ہوں جناب۔

مولانا سمیع الحق | مطلب کی جگہ پر ہاتھ رکھ لئے ہیں وہ سٹیڈنگ کمیٹی کی طرف جا رہے ہیں۔ بات سلیکٹ

اظہار حق

۱۸

الحق

کیٹی کی ہے۔ یہ کیٹی جو بنی ہے یہ سٹیڈنگ کیٹی نہیں۔ سلیکٹ کیٹی ہے۔ اور ۱۶ میں کہا گیا ہے کہ اس پر وہی قواعد ہوں گے جو سلیکٹ کیٹی کے ہیں مختصر جواب دے دیں لمبی تقریر نہ کریں۔

مولانا سمیع الحق | وہ پڑھ کر سنا دیں اور پھر ایوان پر چھوڑ دیں۔

جناب ڈپٹی سپرینٹنڈنٹ | وہ میرے پاس ہے۔

مولانا سمیع الحق | وہ سنا دیں۔

اس سلسلہ میں مولانا سمیع الحق اور بعض مرکزی وزراء کا ایک دلچسپ مباحثہ ۲۷ ستمبر کو سات بجکر دس منٹ پوسینٹ میں ہوا۔ اس کی رپورٹ بھی سیکریٹریٹ سے موصول ہو گئی گو کہ ناقص ہے تاہم بطور ریکارڈ کی حفاظت کے شامل اشاعت ہے

مولانا سمیع الحق | جناب سپرینٹنڈنٹ صاحب! آپ خود اس ایوان کے سارے حالات کو دیکھتے ہیں اور آپ اس کے محافظ ہیں کہ کوئی بل سامنے آئے تو اس کے ساتھ کسی قسم کا سلوک آخر کب تک ہوتا رہے گا۔ تو اس اہم منصب پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو بٹھایا ہے ہم انصاف سامنے آئے تو اس کے ساتھ کسی قسم کا سلوک آخر کب تک ہوتا رہے گا۔ تو اس اہم منصب پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو بٹھایا ہے ہم انصاف آپ پر چھوڑنے ہیں۔ آپ سارے کھیل کو دیکھ رہے ہیں جو دو سال سے جاری ہے آج اچانک ہمارے سامنے ایک ایسی صورت حال لائی گئی ہے جس کا میرے خیال میں پارلیمنٹ کے ارکان سے یا کیٹی سے کوئی تعلق ہی نہیں۔ وہ یہ کہ ترمیم تمام اراکین اپنی اپنی مرضی کے مطابق کسی بل کے بارے میں داخل کرتے ہیں سیکریٹریٹ میں۔ اب یہ کام سیکریٹریٹ کا ہوتا ہے کہ وہ تمام دفعات سے متعلق جو ترمیم ہیں اس دفعہ کے مطابق مرتب کر دیں۔

مولانا سمیع الحق | اور ایوان کے سامنے پیش کر دیں۔ پارلیمنٹوں میں ہمیشہ ہم نے یہ دیکھا ہے کہ اگر کسی دفعہ میں دسیوں ترمیم آتی ہیں خواہ اس کے حق میں ہوں یا اس کی مخالفت میں ہوں۔ سینٹ یا قومی اسمبلی خود اس کو مرتب کر کے سامنے رکھ دیتی ہے۔ اب اس کیٹی کا مقصد سوائے اس کے کیا ہو سکتا ہے کہ اس بل کو ہمیشہ کے لئے سر دھانے میں ڈالا جائے جہاں تک اس پر اظہار خیال کا تعلق ہے پہلے اس کے لئے سٹیڈنگ کیٹی بنی۔ پھر اس کے لئے منتخبہ کیٹی بنی اور اس منتخبہ کیٹی میں ہر مکتب فکر اور تمام خیالات رکھنے والے حضرات کو اقبال احمد خان صاحب کی صدارت میں ان کو شامل کیا گیا تھا اس کیٹی نے بھی اس کے بارے میں اپنی رپورٹ دے دی۔ پھر صدر مملکت نے کہا کہ نظر باتی کونسل اس پر رائے دے اور نظر باتی کونسل نے بھی اپنی ترمیم پیش کر دی۔ اس کے بعد وزراء حضرات سے ہماری گفتگو عرصہ تک چلتی رہی اور چار دن تک کا بیٹہ کے اہم ترین وزراء ہمارے ساتھ بیٹھے۔ ہم نے اپنا نقطہ نظر پیش کیا انہوں نے ہمارا سنا۔ پھر اس کے بعد وزیر مذہبی امور اور خوش قسمتی سے یا بد قسمتی سے تیزی سے بدل جاتے ہیں۔ ہمارے وزیر قانون بھی نئے قضائی کو آزماتے ہیں کہ شاید وہ تیز ہو اور اب حاجی سیف اللہ صاحب کے ہاتھ میں

وے دیا۔ اس قصاص کے ہاتھوں شاید یہ بل جلدی ختم ہوتا ہے۔ اس پر تین وزراء آئے گئے بدل گئے اور ان سے ہمارے دو دو دن مذاکرات رہے ہم نے کبھی انکار نہیں کیا اور کھلے دل سے ہم نے کہا کہ آپ خود کوئی سجاویز ہمارے سامنے رکھیں۔ اب وہی مسئلہ ہو گا جو کمیٹیوں کا انجام ہوتا ہے۔ ایک مغلیہ بادشاہ کے ہاتھوں شاید ایک دھوئی قتل ہوا تھا جہاں تھا یا جہانگیر تھا۔ وہ سخت پریٹن تھا۔ اس کی بیوی دھوبن نے دعویٰ دائر کیا کہ میرا شوہر شکار میں مارا گیا ہے۔ اب اس کا کیا کیا جائے گا۔ تو حاجی سیف اللہ صاحب، میاں اقبال احمد صاحب اور وسیم سجاد صاحب ایسے وزراء کرام نے بادشاہ سلامت کو مشورہ دیا کہ کوئی فکر کی بات نہیں ہے آپ اطمینان سے بیٹھے رہیں۔ نہ فیصلہ ہو گا نہ قصاص لیا جائے گا۔ اس نے کہا کیسے؟ اس نے کہا کہ ابھی ایک کمیٹی بنا دیتے ہیں۔ اس نے کہا کہ اس کمیٹی نے اگر دھوبن کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ تو اس نے کہا کہ اس کے اوپر پھر اور کمیشن بنا دیں گے۔ اور پھر اس کے اوپر ایک تیسرا کمیشن بٹھا دیں گے۔ اور اس وقت تک دھوبن بے چاری مر جائے گی۔ قصہ ہی ختم ہو جائے گا۔ ایسی نوبت ہی نہیں آئے۔ کمیشنوں پر کمیشن بٹھانے جاہیں گے۔ تو حضرت یہ سلسلہ بہت افسوسناک ہے اس میں ہمیں بالکل فرقی نہ بنائیں۔ آپ کے ہاتھ میں اقتدار ہے۔ آپ اکثریت میں ہیں آپ جو بھی چاہیں کر سکتے ہیں۔ وقت اور حالات، قوم اور تاریخ آپ کو دیکھ رہی ہے اور آپ کا یہ کردار تاریخ میں ہمیشہ کے لئے محفوظ رہے گا۔ کمیٹی کا تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ ترامیم ہر غیر نے داخل کی ہیں۔ سینٹ کے ممبران بیٹھ جائیں اور ہر دفعہ کے بارے میں جو ترامیم ہیں وہ سامنے آجائیں اس کے بارے میں اچھا برا فیصلہ کرنا ایوان کا کام ہے ان کی اکثریت ہے وہ ہماری ترامیم مسترد کر دے گی اور ان کی ترامیم پاس کر لے گی۔ بل کسی انجام تک تو پہنچ جائے گا۔ آپ نے پچھلی دفعہ جیسے خود فرمایا تھا کہ اس کو اتنا نہیں لٹکایا جاسکتا۔ تو اس میں بھی آپ اس طرح رول او کریں اور ان سے کہیں کہ یہ تجویز واپس لے لیں تو قوم و ملک سب پر احسان ہو گا۔ اور ان کے ساتھ بات چیت میں ہم بھی کچھ پیش رفت کر سکیں گے اور کسی نتیجے پر پہنچ سکیں گے اور اگر اتنی بڑی کمیٹی بیٹھ گئی تو کیا ضمانت ہے کہ وہ کمیٹی کب فیصلہ کرے گی اور کب تک رپورٹ دے گی۔ وہ ٹائم پر ٹائم ملتی جائے گی اور بڑھاتی جائے گی اور ۹۹۰ تک یہ معاملہ اسی طرح لٹکا رہے گا۔

مولانا سبیح الحق کی اس تقریر پر وزیر مذہبی امور حاجی سیف اللہ برہم ہوئے اور تقریر کی

مولانا سبیح الحق | پوائنٹ آف آرڈر

مسٹر چیئرمین | یہاں پوائنٹ آف آرڈر کی کوئی گنجائش نہیں۔

مولانا سبیح الحق | یہ اس تجویز کے دلائل پیش کر رہے ہیں پورے شریعت بل پر بحث ہو رہی ہے آپ ان کو یہ کہیں کہ اس تجویز کے دلائل پر بات کریں۔

الحق

۳۰

الطاهر

مولانا سمیع الحق | پوائنٹ آف آرڈر

حاجی محمد سیف اللہ خان | یہ کوئی بات ہے۔ موثنیٰ کچھ ہے اور شک کریں نیت پر اس کی اس ایوان میں اجازت نہیں دی

جاسکتی۔

مولانا سمیع الحق | پوائنٹ آف آرڈر

حاجی محمد سیف اللہ خان | میں بھی مسلمان ہوں اور میں حدیث UOTE کر کے کہہ سکتا ہوں۔ میں آقائے نامدار

صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے

مولانا سمیع الحق | پوائنٹ آف آرڈر۔ پوائنٹ آف آرڈر

(مداخلت)

مولانا سمیع الحق | میں جناب پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔

حاجی محمد سیف اللہ خان | یہ شرعی آپ دیکھ لیں۔ شریعت کے دعویداروں کا عمل آپ دیکھ لیں۔

قاضی عبداللطیف | اس کا معنی یہ نہیں کہ

حاجی محمد سیف اللہ خان | انہوں نے ہماری نیت پر حملے کئے اور ہم چپ کر کے بیٹھے ہیں۔

حاجی محمد سیف اللہ خان | جب جواب دینے کی باری آئی تو پوائنٹ آف آرڈر اٹھانے شروع کر دے ہیں۔

مولانا سمیع الحق | ہم نے نیت پر شک نہیں کیا، بلکہ نیت پر یقین کیا ہے۔ یقین کیا ہے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان | کوئی حد نہ ہونی چاہئے۔

NO CROSS-TALK PLEASE

جناب چیئر مین

مولانا سمیع الحق | ہم آپ کے کردار پر یقین کرتے ہیں کہ وہ غیر اسلامی ہے۔ شک کرتے تو حدیث پڑھتے ہمیں شک

نہیں ہے بلکہ یقین ہے۔

(مداخلت)

NO CROSS-TALK PLEASE

جناب چیئر مین

مولانا سمیع الحق | ہم ان کی نیت پر بھی شک نہیں کرتے بلکہ ہم تو یقین کرتے ہیں کہ

یہ غیر اسلامی حرکتیں ہیں۔ چھرا اس کے ہاتھ میں ہے۔ قصائی شریعت بل کو ذبح کر رہا ہے نہیں یقین ہے۔ اس پر حدیث کا اطلاق

نہیں ہوتا۔

جناب چیئر مین | میرے خیال میں یہ پارلیمانی الفاظ نہیں ہیں۔

حاجی محمد سیف اللہ خان | ملاحظہ فرمائیں آپ، اب بھی آپ کہتے ہیں کہ اس کی وضاحت نہ کریں۔

(بقایا صفحہ ۱۲ پر)

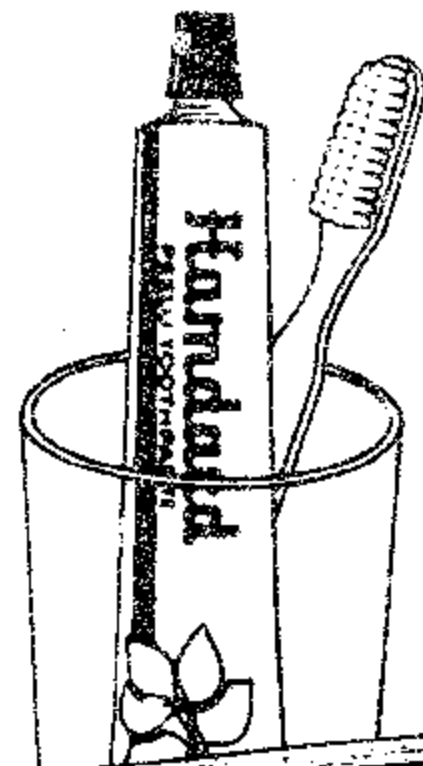


پیلو کی بازیافت

مسواک سے ہمدرد پیلو ٹوٹھ پیسٹ تک

پیلو کے موثر اور مجرب اجزاء پر مشتمل ایک مکمل طبی ٹوٹھ پیسٹ پیش کر کے ہمدرد نے حفظ دندان کی دنیا میں بھی اولیت حاصل کر لی ہے۔

پیلو صدیوں سے دانتوں کی صفائی اور مسوڑھوں کی مضبوطی کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔ ہمدرد کی تحقیق جدید نے ہیوس کے ان افادی اجزاء اور دوسری مجرب جڑی بوٹیوں سے ایک جامع فارمولے کے مطابق ہمدرد پیلو ٹوٹھ پیسٹ تیار کیا جو پوری طرح دانتوں اور مسوڑھوں کی حفاظت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔



ہمدرد
پیلو ٹوٹھ پیسٹ



پیلو کے اوصاف مسوڑھے مضبوط دانت صاف



آواز اخلاق

پاکستان سے محبت کرو۔ پاکستان کی تعمیر کرو۔

Adarts-HTP-3/85